



حبيب تنویر

(1923 - 2009)

حبيب تنویر کا اصل نام حبیب احمد خال اور تنویر تخلص ہے۔ ادبی اور ثقافتی دنیا میں وہ حبيب تنویر کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ناگ پور یونیورسٹی سے بی۔ اے کرنے کے بعد آل انڈیا ریڈیو میں ملازم ہو گئے۔ ابتدا میں انہوں نے فلمی گیت اور مکالمے لکھے پھر قدیمہ زیدی کے ہندوستانی تھیٹر میں شامل ہو گئے۔ لندن اور جرمنی میں ڈرامے کی تکنیک پر مہارت حاصل کی۔ انہوں نے بہت سے اردو ڈرامے لکھے، جنہیں بہت سے مشرقی اور مغربی ملکوں میں اشٹج کیا گیا۔ ان میں ”سات پیسے“، ”چون داس چور“، ”ہر ماکی کہانی“، ”آگرہ بازار“، ”شاجاپور کی ثانیتی بائی“، ”مٹی کی گاڑی“ اور ”میرے بعد“ بہت مشہور ہوئے۔ ان کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے ڈراموں کے ذریعے چھتیس گڑھ کے لوک کلاکاروں کو قومی سطح پر روشناس کرایا۔

حبيب تنویر کو قومی اور بین الاقوامی سطح کے کئی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ حکومت فرانس نے ان کو اپنی سوانح حیات لکھنے کے لیے اسکالر شپ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام تک وہ اسے قلم بند کرنے میں مصروف تھے۔ ہندی، بنگالی، مرathi، اور یورپ کی کئی زبانوں میں ان کے ڈرامے ترجمہ ہو چکے ہیں۔

کارتوس

ڈرامے کئے کردار:	کرنل	لیفٹینٹ
زمانہ:	سوار	سپاہی
وقت:	1799	
جگہ:	رات	
(گورکھ پور کے جنگلوں میں کرنل کالنز کے خیمے کا اندر ورنی حصہ۔ دو انگریز بیٹھے بتیں کر رہے ہیں کرنل کالنز اور ایک لیفٹینٹ۔ خیمے کے باہر چاندنی چمکتی ہوئی ہے۔ اندر یہ پ جل رہا ہے۔)	:	
کرنل:	جنگل کی زندگی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔	لیفٹینٹ
لیفٹینٹ:	ہفتواں ہو گئے یہاں خیمہ ڈالے ہوئے۔ سپاہی بھی تنگ آگئے ہیں۔ یہ وزیر علی آدمی ہے یا بھوت؟ ہاتھ ہی نہیں لگتا۔	
کرنل:	اس کے افسانے سن کر رابن ہڈ کے کارنا مے یاد آ جاتے ہیں۔ انگریزوں کے خلاف اس کے دل میں کس قدر نفرت ہے۔ کوئی پانچ مہینے حکومت کی ہوگی۔ مگر اس پانچ مہینے میں وہ اودھ کے دربار کو انگریزی اثر سے بالکل پاک کر دینے میں تقریباً کامیاب ہو گیا تھا۔	
لیفٹینٹ:	کرنل کالنز، یہ سعادت علی کون ہے؟	
کرنل:	آصف الدولہ کا بھائی ہے۔ وزیر علی کا چچا اور اس کا دشمن۔ دراصل نواب آصف الدولہ کے ہاں لڑکے کی کوئی امید نہ تھی۔ وزیر علی کی پیدائش کو سعادت علی نے اپنی موت خیال کیا۔	



- لیفٹینٹ کرنل** : مگر سعادت علی کو اودھ کے تخت پر بٹھانے میں کیا مصلحت تھی؟
 سعادت علی ہمارا دوست ہے اور بہت عیش پسند آدمی ہے۔ اس نے ہمیں اپنی آدھی مملکت دے دی۔ اور دس لاکھ روپے نقڈ، اب وہ بھی مزے کرتا ہے اور ہم بھی سنا ہے یہ وزیر علی افغانستان کے بادشاہ شاہ زماں کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ افغانستان کو حملے کی دعوت سب سے پہلے اصل میں ٹپو سلطان نے دی۔ پھر وزیر علی نے بھی اسے دلی بلایا اور نشس الدولہ نے بھی۔
- لیفٹینٹ کرنل** : کون شمس الدولہ؟
 نواب بگال کا نسبتی بھائی۔ بہت خطرناک آدمی ہے۔
- لیفٹینٹ کرنل** : اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ کمپنی کے خلاف سارے ہندوستان میں ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ جی ہاں۔ اور اگر یہ کامیاب ہو گئی تو بکسر اور پلاسی کے کارنامے دھرے رہ جائیں گے اور کمپنی جو ساکھ لارڈ کلائیو کے ہاتھوں حاصل کر چکی ہے، لارڈ ولیزی کے ہاتھوں وہ سب کھو بیٹھے گی۔

- لیفٹینٹ : وزیر علی کی آزادی بہت خطرناک ہے۔ ہمیں کسی نہ کسی طرح اس شخص کو گرفتار کرہی لینا چاہیے۔
 کرنل : پوری ایک فوج لیے اس کا پیچھا کر رہا ہوں اور برسوں سے وہ ہماری آنکھوں میں ڈھول ڈالے انھی جنگلوں میں پھر رہا ہے اور ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے ساتھ چند جاں باز ہیں۔ ممکنی بھرآدمی مگر یہ دم خم!
- لیفٹینٹ : سنا ہے وزیر علی ذاتی طور سے بہت بہادر آدمی ہے۔
 کرنل : بہادر نہ ہوتا تو یوں کمپنی کے وکیل کو قتل کرو دیتا؟
 لیفٹینٹ : قتل کا کیا قصہ ہوا تھا کرنل؟
 کرنل : قصہ کیا ہوا تھا؟ وزیر علی کو معزول کرنے کے بعد ہم نے اسے بنارس پہنچا دیا اور تین لاکھ روپے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ کچھ مہینے بعد گورنر جنرل نے اسے ملکتے طلب کیا۔ وزیر علی کمپنی کے وکیل کے پاس گیا جو بنارس میں رہتا تھا اور اس سے شکایت کی کہ گورنر جنرل اسے ملکتے میں کیوں طلب کرتا ہے۔ وکیل نے شکایت کی پروانہ کی۔ اُٹھا سے ہُرا بھلا سنا دیا۔ وزیر علی کے دل میں یوں بھی انگریزوں کے خلاف نفرت کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس نے خبر سے وکیل کا کام تمام کر دیا۔
 لیفٹینٹ : اور بھاگ گیا؟
 کرنل : اپنے جاں ثاروں سمیت اعظم گڑھ کی طرف بھاگ گیا۔ اعظم گڑھ کے حکمرانوں نے ان لوگوں کو اپنی حفاظت میں گھا گھرا تک پہنچا دیا۔ اب یہ کاروائی جنگلوں میں کئی سال سے بھٹک رہا ہے۔
 لیفٹینٹ : مگر وزیر علی کی اسکیم کیا ہے؟
 کرنل : اسکیم یہ ہے کہ کسی طرح نیپال پہنچ جائے، افغانی حملے کا انتظار کرے، اپنی طاقت بڑھائے، سعادت علی کو معزول کر کے خود اودھ پر قبضہ کر لے اور انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دے۔
 لیفٹینٹ : نیپال پہنچنا تو کوئی ایسا مشکل نہیں۔ ممکن ہے پہنچ گیا ہو۔
 کرنل : ہماری فوجیں اور نواب سعادت علی خاں کے سپاہی بڑی سختی سے اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ انھی جنگلوں میں ہے۔
 (ایک گورا سپاہی تیزی سے داخل ہوتا ہے)
 گورا سپاہی : سرا!

کرٹل	:	(اٹھ کر) کیا بات ہے؟
گورا سپاہی	:	دور سے گرد اٹھتی دکھائی دے رہی ہے۔
کرٹل	:	سپاہیوں سے کہہ دو کہ تیار رہیں۔
لیفٹینٹ	:	(سپاہی سلام کر کے چلا جاتا ہے) (جو کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا)
کرٹل	:	گرد تو ایسی اڑ رہی ہے جیسے پورا ایک قافلہ چلا آرہا ہے مگر مجھے تو ایک ہی سوار دکھائی دیتا ہے۔
لیفٹینٹ	:	(کھڑکی کے پاس جا کر) ہاں ایک ہی سوار ہے۔ سر پٹ گھوڑا دوڑائے چلا آرہا ہے۔
کرٹل	:	اور سیدھا ہماری طرف ہی آتا معلوم ہوتا ہے۔
لیفٹینٹ	:	(کرٹل تالی بجا کر سپاہی کو بلاتا ہے) (سپاہی سے) سپاہیوں سے کہو اس سوار پر نظر رکھیں کہ یہ کس طرف جا رہا ہے۔
کرٹل	:	(سپاہی سلام کر کے چلا جاتا ہے)



لیفٹینٹ	:	شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ تیزی سے اسی طرف آرہا ہے۔ (ٹاپوں کی آواز بہت قریب آ کر رک جاتی ہے)
سوار	:	(باہر سے) مجھے کرہل سے ملنا ہے۔
گورا سپاہی	:	(چلا کر) بہت اپھٹا۔
سوار	:	بھی آہستہ بولو۔
گورا سپاہی	:	(اندر جا کر) حضور! سوار آپ سے ملنا چاہتا ہے۔
کرہل	:	بھیج دو۔
لیفٹینٹ	:	وزیر علی کاہی کوئی آدمی ہوگا۔ ہم سے مل کر اُسے گرفتار کروانا چاہتا ہوگا۔
کرہل	:	خاموش (سوار سپاہی کے ساتھ اندر آتا ہے)
سوار	:	(آتے ہی پکار اٹھتا ہے) تہائی تہائی۔
کرہل	:	یہاں کوئی غیر آدمی نہیں۔ آپ رازِ دل کہہ دیں۔
سوار	:	دیوار ہم گوش دارو۔ تہائی۔
(کرہل لیفٹینٹ اور سپاہی کو اشارہ کرتا ہے۔ دونوں باہر چلے جاتے ہیں) جب کرہل اور سوار نے میں تہارہ جاتے ہیں تو ذرا واقعہ کے بعد سوار چاروں طرف دیکھ کر کہتا ہے۔		
سوار	:	آپ نے اس مقام پر کیوں خیمه ڈالا ہے؟
کرہل	:	کمپنی کا حکم ہے کہ وزیر علی کو گرفتار کیا جائے۔
سوار	:	لیکن اتنا لاٹشکر کیا معنی؟
کرہل	:	گرفتاری میں مدد دینے کے لیے۔
سوار	:	وزیر علی کی گرفتاری بہت مشکل ہے صاحب!
کرہل	:	کیوں؟
سوار	:	وہ ایک جاں باز سپاہی ہے۔
کرہل	:	میں نے کبھی سن رکھا ہے۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟



چند کارتوس	:	سوار
کرٹل	:	کرٹل
سوار	:	سوار
وزیر علی کو گرفتار کرنے کے لیے۔	:	کرٹل
واہ! یہ لوگ کارتوس۔	:	سوار
(مسکراتے ہوئے) شکریہ۔	:	کرٹل
آپ کا نام؟	:	سوار
وزیر علی! آپ نے مجھے کارتوس دیے ہیں، اس لیے آپ کی جاں بخشنی کرتا ہوں۔	:	کرٹل
(یہ کہہ کر باہر نکل جاتا ہے۔ ٹاپول کا شور سنائی دیتا ہے۔ کرٹل سنائے میں ہنگا بُکا کھڑا ہے۔		
لیفٹینٹ اندر آ جاتا ہے۔)		
کون تھا؟	:	لیفٹینٹ
(دبی زبان میں اپنے آپ سے) ایک جاں باز پاہی۔	:	کرٹل
(پرده)		

(جبیب توری)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

خیمہ	:	تبوب، ٹینٹ
جال باز	:	بہادر، جان پر کھیل جانے والا
مصلحت	:	حکمت، پالیسی،
ساکھ	:	نیک نامی، اعتبار
معزول	:	تحنث یا گذی سے اتارا ہوا
دیوار گوش دار	:	دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں
مملکت	:	حکومت، سلطنت
رازِ دل	:	دل کی بات، بھیہ
وقفہ	:	مہلت، تھوڑی سی دیر
لاڈشکر	:	فوج اور اس کا ساز و سامان

● غور کیجیے:

☆ دُنیا سے محبت کرنے والے جاں باز تاریخ میں زندہ رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کی قدر کی جاتی ہے۔

● سوچے اور بتائیے:

- 1 - وزیر علی کے کارنا مے سن کر کس کے کارنا مے یاد آتے ہیں؟
- 2 - سعادت علی کو انگریزوں نے اودھ کے تحنث پر کیوں بٹھایا؟

- 3 - سعادت علی کیسا آدمی تھا؟
 4 - کرنل سے کارتوس مانگنے والا سوار کون تھا؟

• نیچے دہوئے لفظوں سے جملے بنائیے:

اسکیم خلاف پاک تخت جنگل
 بہادر جاں باز وظیفہ وزیر شکایات

• جمع کے واحد اور واحد کے جمع بنائیے۔

جنگل سلاطین افواج وزیر شکایات وظیفہ

• نیچے لکھے ہوئے جملوں میں صحیح لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

- 1 - سناء ہے یہ وزیر علی افغانستان کے پادشاہ شاہ زماں کو ہندستان پر کی دعوت دے رہا ہے۔ (جملہ، لڑائی)
- 2 - وزیر علی کے دل میں انگریزوں کے خلاف کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ (نفرت، برائی، محبت)
- 3 - وزیر علی کی بہت مشکل ہے صاحب۔ (معزولی، جاں بخشی، گرفتاری)

• عملی کام:

- ☆ استاد سے تین شہید ان وطن کے نام معلوم کر کے لکھیے۔
- ☆ دلوگوں کے درمیان کی گفتگو یا بات چیت مکالہ کہلاتی ہے۔ اس ڈرامے کے پانچ مکالمے یاد کر کے لکھیے۔
- ☆ اس ڈرامے کو ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسٹچ کیجیے۔